رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا ۔ | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا ۔ | ہیں ہمی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا
وارکنت نقد ساءتک امر خلافة
فباذنہ قد وقع ماکان واقعا
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا ھل
وقضیت امور خلافة موعودة

اتلعن من ھو مثل بدر منور
نحارب مسلیکا اجتباھم کمشتر
فلا تبک بعد ظھور قدر مقدر
وماکان رب لکائیات مکھتر
وفی ذالک ایات لقلب مفکر
(مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداران ۱۲ عہ

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت منیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے
پتہ پر ہو ۔
چندہ غیر ممالک سے
(للعہ)

ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین صاحب

جلد ۲ | مورخہ ۔ ۲۶ ۔ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق یکم رمضان ۱۳۳۲ھ | نمبر ۱۷

مدینۃ المسیح

ا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح وقت بخیر و عافیت ہیں ۔

ب ۔ حضور نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے ۔ کہ آج ہفتہ کے روز قرآن مجید کا موجودہ دور ختم ہو جائے ۔ اور رمضان شریف میں نیا دور شروع ہو جائے ۔

(ج) رمضان کا پہلا روزہ یکشنبہ کے دن شروع ہوگا ۔

اعلان! منصب خلافت! ۱۲ ۔ اپریل ۱۴ء والی تقریر جو صاحب منگوانا چاہیں ۔ وہ ۱ ۔ ۱ر کا ٹکٹ بھیجا کریں ۔ وی ۔ پی پر تین آنے خرچ آتے ہیں ۔ اور اسکی بہت اشاعت چاہیئے ۔

اگر آپ الفضل کا حجم زیادہ اور اسے باقاعدہ دیکھنا چاہتے ہیں ۔ تو ہر خریدار ایک نیا خریدار پیدا کرے ۔ جبکا چندہ سالانہ ختم ہوتا ہے بغیر وصولی پیشگی یا وعدہ حتمی اخبار جاری نہیں رہ سکتا ۔ اس قاعدہ پر چلنا ضروری ہے ۔ گو خریدار کم ہو رہے ہیں ۔ لوکل خریدار بقایا ادا فرما دیں ۔

تازہ خبریں

ایک برات جو تحصیل ہشت نگر ضلع پشاور سے اکوڑا گئی تھی واپسی میں دریائے جہلم میں غرق ہوگئی ۔ برات میں سو آدمی تھے ۔ ہر ایک کشتی میں تیس سے چالیس تک آدمی سوار تھے ۔ ایک کشتی کے ملاح نے رفتار تیز کرنے کے لئے کھیتا چھوڑ دیا کشتی منجدھار میں آکر نہایت تیزی سے بہنے لگی ۔ اور الٹ گئی ۔ اکتیس آدمی غرق ہو گئے ۔ دولہا بھی غرق ہو گیا ۔ دلہن دوسری کشتی میں ہونے کی وجہ سے بچ گئی ۔

شہر مکسیکو ۔ ۲۰ ۔ جولائی ۔ جنرل اوروزو نے ہم ہزار آدمیوں کے ساتھ آئین پسندوں کے خلاف فساد برپا کیا ہے ۔ ادھر جنرل زپاٹا کے ہمراہی پایۂ تخت کے گرد و نواح میں دیہات کو لوٹ کر لیجا رہے ہیں ۔ جنرل کارنزا اور جنرل زپاٹا مصالحت کی غرض سے باہم نامہ و پیام کر رہے ہیں ۔

جنرل کارنزا نے اعلان کیا ہے ۔ کہ میں مجرموں کو کسی حد تک معافی دینے پر آمادہ ہوں ۔ مگر جو لوگ پریزیڈنٹ مڈیرو کی معزولی کا باعث ہوئے تھے وہ ضرور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے ۔ جنرل ہوئرٹا معہ اہل و عیال ایک جرمن کروزر پر بندرگاہ مکسیکو سے جمیکا کو روانہ ہو گئے ۔

صوبۂ مدراس کے ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم نے حکم جاری کیا ہے کہ کوئی لڑکا احاطۂ سکول اور سکول میں سگرٹ استعمال نہ کرے ۔

آئندہ رڑکی کالج کی سب اوورسیر کلاس کا داخلہ پنجابیوں کے لئے بند سمجھا جائے ۔ رسول ہی جائیں ۔

ڈپٹی کمشنر ۔ دہلی نے ایکماہ کیلئے بازاروں میں مذہبی لیکچروں کی ممانعت کر دی ہے ۔

لاہور کے مشہور خوشنویس منشی عبد الغنی صاحب عرف "منشی تتھو صاحب" نے وفات پائی ۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔

مہاراجہ دیتا یکم اگست کو پھر تخت نشین ہونگے ۔

کراچی کا مشہور راس البیر لائیٹ ہوس جل گیا ۔

بھاگلپوری چندن ندی کے چڑھاؤ سے ارد گرد کے تمام گاؤں پانی میں ڈوب گئے

الحکم ۲۸ ۔ جولائی ۔ میں وہ تقریر چھپی ہے ۔ جو حضور نے طلباء مدرسہ کے سامنے بہ تقریب رخصت موسم گرما فرمائی ۔ مسئلہ خلافت پر نئے طرز میں بحث ۔ ۱ ۔ ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر دفتر الحکم سے طلب کریں ۔

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا ۔)

الاخبار والآراء

ہوائی جہاز سے گرنے کا خطرہ نہیں

حال میں لنڈن کی رائل ایروکلب نے ایک قسم کی ہوائی پیٹی تیار کی ہے۔ جو ہوا باز کے لئے مخصوص ہے۔ اسے کمر کے اردگرد باندھ لیا جاتا ہے اور گرتے وقت مسافر یا جہاز ران دھم سے زمین پر نہیں گرتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ زمین پر آرہتا ہے ؎

لودیانہ بار روم

۱۱ جولائی کو حضور لاٹ صاحب پنجاب نے لودیانہ میں کچہری کا معائنہ فرماتے ہوئے بار روم بھی دیکھا۔ پرانی ٹوٹی ہوئی کرسیاں اور میلی کچیلی میزیں پڑی تھیں۔ اور الماریوں میں قانون کی ایک بھی کتاب نہ تھی۔ ہز آنر نے بجائے اظہار عتاب کے ازراہ ظرافت فرمایا۔ صاحبان! کیا آپ ایک دوسرے کی طرف کرسیاں پھینک پھینک کر ورزش کرتے رہتے ہیں۔ آپ اپنے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کریں۔ کہ آپ کو اچھا فرنیچر دیں۔ یہ کمرہ وکلاء کے لئے بہت چھوٹا ہے۔ یہاں قانونی لائبریری بھی ہونی چاہئیے ؎

پنجاب گورنمنٹ کی فیاضی

لودیانہ کے دربار میں حضور لاٹ صاحب پنجاب نے اعلان فرمایا۔ کہ موضع ڈھنڈاری کا مالیہ ایک سال کے لئے معاف کیا جاتا ہے۔ کیونکہ موضع مذکور کے باشندوں نے سرگرمی ذیلدار دھن سنگھ پولیس کے ہمراہ ننگ ڈاکوؤں کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کر کے انہیں قابو رکھا ؎

مقدمہ بازی

۱۹۱۲ء میں برٹش انڈیا میں کل ۵۴ لاکھ ۵۰ ہزار مقدمات فیصل ہوئے۔ ان میں سے ۲۳ لاکھ ۱۱ ہزار دیوانی مقدمات اور ایک لاکھ تین ہزار اپیلیں تھیں۔ اور ۱۳ لاکھ ۸۰ ہزار فوجداری مقدمات اور ۱۹ ہزار فوجداری اپیلیں تھیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مدراس میں یہ مرض زیادہ ہے جہاں سال مذکور ۱۱ لاکھ ۷۳ ہزار مقدمات دائر ہوئے۔ پانچسال کے عرصہ میں کورٹ فیس کی سالانہ آمدنی ۵ کروڑ کے قریب رہی ہے ؎

گاؤں کی صفائی

سینیٹری کانفرنس نے صلاح دی ہے۔ کہ دیہات کی صفائی اور حفظان صحت کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو ہر سال گورنمنٹ کا ارادہ ۵ لاکھ روپے کی امداد دینے کا ہے۔

(۱) منتخب رقبہ جات میں ایسے گاؤں اور مکانات نمونہ کے طور پر بنانا۔ کہ جن میں حفظان صحت اور صفائی کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ تاکہ نمونہ دیکھ کر لوگ پھر ویسے مکانات بنائیں۔ اور اسی طرز کے گاؤں بسائیں ؎

(۲) خاص خاص میلوں کے موقعوں پر بالخصوص جہاں جہاں وبائی امراض زیادہ تر پھیلتے ہوں۔ وہاں کی حالت صفائی کو مکمل بنانا ؎

(۳) پانی کے نکاس کے لئے راستے اور بدرروئیں بنانا نہ صرف گاؤں میں بلکہ میدان میں بھی جہاں کہیں ضرورت ہو۔ پانی کے نکاس کا راستہ بنا دینا ؎

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے یہ تینوں صلاحیں پسند کر لیں۔ گو ترتیب مرجح منظور نہیں کی۔ بات بھی سچ ہے ؎

حیدرآباد دکن

آنریبل مسٹر فریزر ریذیڈنٹ ریاست نے تقریر کی ؎

ریاست کا مالیہ عمدہ ہے۔ خزانہ معمور ہے۔ روپیہ خرچ کرنے کے لئے لائق آدمی موجود ہیں۔ حضور نظام بذات خود ریاست کے مہمات کی نگرانی کر کے روشن مثال قائم کر رہے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ کوئی مسل حضور نظام کے پاس نہیں رہتی ؎

مویشی چوری کرنے کے جرم میں انسداد

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے آخیر میں کرنال کے تمام ضلع کے درباریوں اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے شرفاء کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس جرم کے اب پھر کچھ کچھ آثار پائے جاتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کو اپنی تدابیر میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو پھر جس تھانہ یا جس تحصیل میں یہ جرم بدستور پایا جائیگا۔ اس تھانہ یا تحصیل کے تمام علاقہ کو مجرم علاقہ قرار دیا جائیگا۔ اور تمام علاقہ میں تعزیری پولیس قائم کر کے اس کا کل خرچ تمام علاقہ والوں سے وصول کیا جائیگا۔ اور بہت سی سخت اور ناگوار تدابیر اختیار کرنی پڑینگی ؎

وانکوور میں ہندوستانی قضیہ

کینیڈا کے گورنر جنرل نے حکم دیا ہے کہ مسلح فوج جہاز کوماگاٹا مارو کو منتقل کی جائیگی۔ اور ہندوستانی لیڈروں کو گرفتار کر کے بیڑیاں پہنائی جائیں گی۔ اور مشرق کو جانے والے جہاز پہ خارج البلد کر دیئے جائیں گے ؎

جاپانی گورنمنٹ نے اپنے سفیر مقیم وانکوور کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ قبل اس کے کہ جہاز کوماگاٹا مارو کو کینیڈا کے بحری افسر زبردستی گرفتار کر لیں۔ جہاز مذکور کے تمام جاپانی افسر اور ملاح پہلے ہی اتر آئیں۔ تاکہ بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا نہ ہونے پائیں ؎

ہندو یونیورسٹی

حال میں آنریبل سر ہارکورٹ بٹلر نے آنریبل مہاراجہ دربھنگہ کو جو چٹھی لکھی ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے ؎

گورنمنٹ ہند اور صاحب وزیر ہند اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ کانسٹی ٹیوشن کی بہترین صورت یہ ہوگی۔ کہ صاحب لفٹننٹ گورنر صوبجات متحدہ کو باعتبار عہدہ یونیورسٹی کا چانسلر مقرر کیا جائے جس کے ساتھ انہیں مشورہ دینے کے بعض موقعے اور مداخلت اور نگرانی کے بعض اختیارات بھی دیئے جاویں۔ ہندو یونیورسٹی کو بیرونی کالجوں کے الحاق کا اختیار نہ ہوگا۔

(۲) چندہ دہندگان کے جذبات کا لحاظ رکھ کر گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ مجوزہ یونیورسٹی ہندو یونیورسٹی کے نام سے موسوم ہو۔ اس میں کسی قسم کا مذہبی معیار نہ ہوگا۔ اور ہندوؤں کے علاوہ ہر قوم کے سیار کے لئے اس کے دروازے کھلے رہیں گے۔ اور ہندو دینیات کی تعلیم اور فرائض و مراسم کی بجا آوری اہل ہنود کے سوا اور کسی قوم کے طلباء کے لئے لازم نہ ہوگی ؎

(۳) یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن کی تفاصیل کے متعلق صاحب وزیر ہند اپنا آخری فیصلہ محفوظ رکھتے ہیں۔

(۴) جسوقت قابل اطمینان سکیم طیار ہو جائیگی۔ اسوقت گورنمنٹ ہند ایک فیاضانہ مالی گرانٹ عطا کرنے سے جدید یونیورسٹی کے متعلق اپنی دلچسپی کا اظہار کریگی ؎

روس میں ایجی

(سینٹ پیٹرزبرگ ۲۱ جولائی کا تار ہے) کارخانوں کے ایک لاکھ سے زائد ملازموں نے سٹرائک کر دی۔ جنہوں نے پولیس پر حملے میں ریوالور استعمال کئے۔ بہت سے آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ویلورگ کے محلہ میں کاسک طلب کرنے پڑے۔ جنہوں نے خالی کارتوسوں کی دو باڑیں سر کر کے لوگوں کو منتشر کیا۔ ٹریموے والوں نے سواریوں کو نکال کر گاڑیاں الٹ دیں ماسکو، ریگا۔ اور سارا ٹوف میں بھی ایجی ہوئے ہیں۔ سپاہ بسرعت تمام سینٹ پیٹرزبرگ میں طلب کیجا رہی ہے ؎

امیر نجد و ترکی حکومت

دولت عثمانیہ نے امیر ابن سعود کی موجودہ پوزیشن تسلیم کر کے اسے نجد کا گورنر جنرل و کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے۔ امیر نجد کو حفظ امن کیلئے مقامی سپاہ مرتب کرنے اور اُسے اپنی الحساء کے بندرگاہوں میں مامور کریگا اختیار حاصل ہوگا۔ اس کے معاوضہ میں امیر نجد ان معاہدات کو جو بالجانی و دول خیر میں ہوئے ہیں۔ ملحوظ رکھیگا۔ اجنبی رعایا کے کاروبار و فوائد کا ان کے معاہدوں کے مطابق نگران ہوگا ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۲۶ جولائی ۱۹۱۴ء

جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح

اس بات سے بہت کم لوگ ناواقف ہونگے۔ کہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ایسے بہت سے قبائل پائے جاتے ہیں۔ جو مختلف جرائم کے ذریعہ روپیہ کماتے ہیں۔ اور چوری۔ ڈاکہ۔ ٹھگی فریب وغیرہا من الجرائم کو انہوں نے بطور پیشہ اختیار کیا ہوا ہے۔ یہ اقوام کوئی ایسا مفید کام نہیں کرتیں جس سے ملک کی دولت یا اس کی فراغ بالی میں کوئی ترقی ہو۔ بلکہ اسی بات کو کافی خیال کرتی ہیں۔ کہ لوگ جو کچھ محنت اور مشقت سے کمائیں۔ یہ اس میں جسطرح ممکن ہو۔ اپنا حصہ وصول کریں۔ گویا ملک کی آبادی کو گورنمنٹ کے علاوہ ان اقوام کو بھی ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

پچھلے چند سال سے گورنمنٹ کے حکام ان اقوام کی اصلاح کیلئے متواتر غور کرتے رہے ہیں۔ اور ایک مدت تک غور کرنے کے بعد گورنمنٹ نے تجربۃً ان اقوام میں سے بعض کو مکتی فوج کے حوالہ کیا۔ کہ وہ انہیں اپنی نگرانی میں رکھیں۔ اور ان کے اخلاق کی درستی کی فکر کریں۔

مکتی فوج نے جب اس کام کو کرنا شروع کیا۔ تو دوسری اقوام کو بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ بھی اس کام میں حصہ لیں۔ کیونکہ اس ذریعہ سے نہ صرف ایک عظیم الشان ہمدردی انسانی کا ہی کام پورا ہوتا تھا بلکہ اپنے مذہب کی تلقین اور تبلیغ کا بھی نہایت اچھا موقعہ ملتا تھا۔ ایک طرف جرائم کی ترقی اور دوسری طرف مختلف اقوام کی مستعدی کو دیکھکر گورنمنٹ نے ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۱۱ء کے مطابق جو جرائم پیشہ اقوام کو بدلنے کے متعلق تھا۔ ایسے قواعد بنانے کے لئے جو قابل عملدرآمد ہوں۔ پنڈت ہری کشن کول صاحب بی۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای ڈپٹی کمشنر اور ایل۔ ایل ٹامکنسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس نے ریوینیو سکرٹری ٹو دی پنجاب گورنمنٹ کی چٹھی نمبر ۵۷۳ مورخہ بائیس نومبر ۱۹۱۳ء کے ماتحت دسمبر ۱۹۱۳ء سے اپنا کام شروع کر دیا۔ اگرچہ اس کمیٹی کو اپنی تحقیقات کے مکمل کرنے کے لئے کافی وقت نہیں ملا۔ مگر پھر بھی نہایت تھوڑے عرصہ میں اس نے ایک مفصل رپورٹ اس بارہ میں لکھی ہے۔ جو بیکسو آٹھ صفحوں پر چھپکر ابھی شایع ہوئی ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ کے غور و خوض کے بعد گورنمنٹ انڈیا کی خدمت میں پیش کیجائیگی۔

گو اس کمیٹی کی رپورٹ تو ابھی شایع ہوئی ہے۔ لیکن اخبارات نے گورنمنٹ کا عندیہ معلوم کر کے پہلے سے ہی اس مسئلہ پر رائے زنی شروع کر دی تھی۔ اور چونکہ جرائم پیشہ کی اصلاح ایک نہایت نیک اور مفید کام تھا۔ اس لئے خلیفۃ ثانی کے حکم نے بھی ایک انجمن ترقی اسلام کے ماتحت ایک سب کمیٹی مقرر کردی تھی۔ جو گورنمنٹ سے اس کے اس مفید کام میں ہاتھ بٹانے کی درخواست کرے۔ سکرٹری سب کمیٹی کی درخواست کے جواب میں پنجاب گورنمنٹ کے ریوینیو سکرٹری صاحب نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ ابھی سب کمیٹی اپنی تحقیقات مکمل کر رہی ہے جب وہ مکمل کر لیگی۔ تو پھر آپ سے اس کے متعلق خط و کتابت ہوسکے گی۔ اب جبکہ کمیٹی اپنی تحقیقات ختم کر چکی ہے۔ اور وہ چھپکر تیار بھی ہو گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کے ریوینیو سکرٹری صاحب نے مندرجہ ذیل خط کے ساتھ ایک جلد اس رپورٹ کی سکرٹری سب کمیٹی اصلاح جرائم پیشہ کے نام ارسال فرمائی ہے۔

ایم شیر علی سکرٹری کمیٹی برائے اصلاح جرائم پیشہ قادیان ضلع گورداسپور۔

شملہ ۹ جولائی ۱۹۱۴ء

جناب من! میرے خط نمبری ۵۵ مورخہ ۲۷۔ مئی ۱۹۱۴ء کے سلسلہ میں مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس کمیٹی کی رپورٹ کی ایک کاپی جو جرائم پیشہ اور خانہ بدوش اقوام کے انتظام کے لئے مقرر کی گئی تھی آپ کے نام بھی اس غرض سے ارسال کردوں۔ کہ آپ اس کے مضمون پر مطلع ہو جائیں۔ وہ تجاویز جو اس رپورٹ میں درج ہیں۔ ابھی گورنمنٹ کے زیر غور ہیں۔" میں ہوں جناب کا۔

(جے پی۔ تھامسن ریوینیو سکرٹری ٹو گورنمنٹ پنجاب)

ہم اس رپورٹ کی بعض تجاویز انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ایشو میں درج کریں گے۔ لیکن سردست اسقدر بتانا چاہتے ہیں۔ کہ اس کمیٹی نے کن کن اقوام کو جرائم پیشہ اقوام میں شامل کیا ہے۔ اور انکی کیا تعداد ہے۔ اور وہ کہاں کہاں رہائش رکھتی ہیں۔ اس کمیٹی کے خیال میں مندرجہ ذیل اقوام جرائم پیشہ اور خانہ بدوش اقوام کی ذیل میں لائے جانے کے قابل ہیں۔

نام قوم	اندازہ تعداد	جائے رہائش
(۱) سانسی	۲۵۸۰۰	کل پنجاب
(۲) بوریا	۲۰۴۰۳	"
(۳) بلوچی	۱۵۳۳	اضلاع انبالہ و کرنال
(۴) ہاڑنی	۵۰۴۹	کل پنجاب
(۵) پکھی واڑ	۴۲۲۳	"
(۶) مینا	۱۱۹۱	کل پنجاب
(۷) تاگو	۷۱۴	"
(۸) ہاتم	۵۸۵	"
(۹) جاٹ	۵۷۳	"
(۱۰) گلولی بلوچی	۳۹۰	"
(۱۱) قدرحوم واکلاجیات بلوچی	۱۴۵۲	"
(۱۲) گگنگہ	۹۰	"
(۱۳) نقارنہ و بار دیگر باشندگان قنبیلی	۹۸۹	"
(۱۴) ڈھیموں	۱۳۸	"
(۱۵) ڈھیر کرمل دولانا جاٹ	۲۰۷	"

(۱۶) چار و چوڑھے وغیرہ اقوام مگر یہ اب تک گورنمنٹ نے رجسٹر نہیں کیں۔

ہمارے خیال میں جس عمدگی کے ساتھ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ تیار کی ہے وہ تعریف کی مستحق ہے۔ اور گورنمنٹ سے ہمکو قوی امید ہے۔ کہ ضرور ان تجاویز پر غور کر کے آئے دن کے قتل و خونریزی کو روک دیگی۔

اس کمیٹی نے اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ کہ بجائے اس کے گورنمنٹ خود اپنے ہاتھ میں اصلاح کا کام لے۔ وہ ایسی مذہبی سوسائٹیوں کو یہ کام سپرد کرے۔ جو اس کام میں گورنمنٹ کے ہاتھ بٹانے کیلئے تیار ہوں۔ اور بتایا ہے۔ کہ گو بظاہر ان کمیٹیوں کی گورنمنٹ کو بہت کچھ مدد دینی پڑیگی۔ اور ایک ایک کالونی پر کئی کئی ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ لیکن جس خوبی سے مذہبی سوسائٹیاں اس کام کو کرسکیں گی۔ وہ گورنمنٹ نہ کرسکیگی۔ اس لئے بہتر ہے کہ انہی سوسائٹیوں کے ذریعہ یہ کام کرایا جاوے اور گورنمنٹ کی توجہ اس کمیٹی نے اس امر کی طرف بھی پھیری ہے کہ وہ روپیہ کے خرچ سے گھبرائے نہیں۔ کیونکہ اسوقت جرائم پیشہ اقوام کی وجہ سے پولیس وغیرہ کے اخراجات جو گورنمنٹ کے خزانہ پر پڑتے ہیں۔ وہ درحقیقت ان اخراجات سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ جو ان نو آبادیوں پر خرچ کرنے کے لئے گورنمنٹ کو ان سوسائٹیوں کو دینے پڑیں گے۔ جو اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینگی۔ اور ان آوارہ اقوام کی اصلاح سے چوری اور ٹھگی میں جو کمی آجائیگی۔ اس سے ملک کا ہزاروں روپیہ بچ جائیگا۔

ہم گورنمنٹ کا اس کوشش کے لئے جو وہ پنجاب کی بہتری کے لئے کر رہی ہے۔ نہایت خلوص دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ احمدیہ انجمن اصلاح جرائم پیشہ قادیان ضرور گورنمنٹ کی اس سکیم سے فائدہ اٹھا کر اس ہمدردی انسانی کے کام میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹائیگی۔

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

کیا احادیث نبویہ میں مسیح موعود کو نبی اللہ نہیں کہا گیا؟

کیوں چھوڑتے ہو لوگو! نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو (مسیح موعود علیہ السلام)

اس بات کا بڑے زور سے دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود کو کسی صحیح حدیث میں ہرگز نبی اللہ کے نام سے موسوم نہیں کیا گیا۔ اور وہ احادیث جو حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ کے نام سے موسوم کرتی ہیں۔ وہ بالکل غلط اور حضرت نبی کریمؐ پر افترا ہیں۔ دنیا میں کون ہے۔ جو نہیں جانتا۔ کہ مسیح موعود کو صحیح مسلم میں نبی اللہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ لیکن کسقدر جائے افسوس ہے۔ کہ صحیح مسلم کی حدیث کو بغیر اس کے کہ اس کے رد کرنے کے لئے نصوص صریحہ قرآنیہ ہوں۔ محض اپنی کم علمی یا خباثت طبع کی وجہ سے غلط قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود ایک ضعیف حدیث کو بھی جو کہ قرآن کے مخالف نہیں۔ قبول کر لینے کا حکم دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ ایسی حدیث کو رد کیا جاوے۔ جو کہ قرآن اور وحی مسیح موعود سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔ اور خدا کے قول اور فعل سے تقویت دیگئی ہے۔ صحیح مسلم کی یہ حدیث کہ آنیوالا مسیح نبی اللہ ہوگا۔ قرآن کریم اور مسیح موعود کی وحی سے بکلی مطابقت رکھتی ہے۔ ہرگز کسی طرح سے بھی معارض نہیں چنانچہ قرآن شریف میں مسیح موعود کو صاف اور صریح لفظوں میں نبی اور رسول کے نام سے مشرف کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آئت ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً سے صاف مسیح موعود کا رسول اللہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے خود حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۶۴ پر بہت واضح طور سے اسی آئت سے اپنا رسول ہونا ثابت کیا ہے دوم۔ آئت فلا یظہر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ بھی صاف اور صریح مسیح موعود کو رسول کے پاک نصب سے ملقب کر رہی ہے۔ کیونکہ جسقدر خدا تعالیٰ نے مسیح موعود سے مکالمہ مخاطبہ کیا ہے۔ اور جسقدر امور غیبیہ کا حضرت مسیح موعود پر اظہار ہوا ہے بجز نبی کے ہرگز کسی پر نہیں ہو سکتا۔ پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے حضرت مسیح موعود مخصوص کئے گئے ہیں تفصیل کے لئے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ ✤

(سوم) اور آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم سے بھی صاف اور صریح آنے والی قوم میں ایک نبی کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہاں وہ نبی کی شان کا ہوگا۔ وہ گویا خود محمد رسول اللہ ہی ہوگا۔ جو کہ مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے آویگا۔ حضرت مسیح موعود نے اس آیت سے صاف استنباط کیا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا جو کہ آنحضرت کا بروز ہوگا۔ . . . تفصیل کے لئے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷ ✤

(چہارم) اور خطبہ الہامیہ اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ بھی صاف طور سے مسیح موعود کو رسول اللہ کے خطاب سے مشرف کر رہی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود نے فرمایا۔

"آئت محولہ بالا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے اور پھر یہی آئت مسیح موعود کے حق میں بھی ہے . . . آئت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ سے ظاہر ہے۔ کہ رسول سے مراد اسجگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ اور مسیح بھی مراد ہے" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۶)

پھر اس سے بڑھکر اشتہار منارۃ المسیح میں فرماتے ہیں۔ دیکھو صفحہ ت "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علے الدین کلہ۔ یہ آئت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ × × × اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھکر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔

یہ تو قرآن شریف کی گواہی ہے۔ اب حضرت مسیح موعود کی وحی کی گواہی کو بھی سن لیویں "یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔ دنیا میں ایک نبی آیا۔ انی مع الرسول اقوم . . . . وغیرہ وغیرہ۔

پس نصوص قرآنیہ اور وحی مسیح موعود تو حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کو نبی اللہ اور رسول اللہ کے نام سے موسوم کر رہی ہیں۔ اسلئے وہ حدیث بھی قرآن اور وحی مسیح موعود تصدیق کر رہے ہیں۔ وہ بمنزلہ نص قرآنیہ کے ہے۔ جس حدیث نے خدا تعالیٰ کے کلام سے قوت پائی ہے۔ اس کی نسبت یہ زبان پر لانا کہ وہ موضوع اور مردود ہے۔ انہی لوگوں کا کام ہے۔ جنکو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے اور نہ ہی نبی کریمؐ کی عزت ✤

نادان حدیث کے اس فقرہ کو کہ مسیح نبی اللہ ہوگا۔ غلط قرار دینے میں اپنے ساتھ حضرت مسیح موعود کو بھی شریک کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ایسا کہنے میں محض افتراء کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود اس حدیث کو بالکل صحیح مانتے ہیں۔ اور اس کو اپنے دعویٰ کی دلیل میں پیش کرتے ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔ "بیشک حدیثوں میں مسیح موعود کے نام کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳) پھر ایک جگہ اور فرماتے ہیں "احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ (۳۹۰) پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ . . . . . جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہوجاوے (حقیقۃ الوحی ۳۹۱)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ "اسی وجہ سے صحیح بخاری۔ صحیح مسلم اور انجیل اور دانیئل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی بولا گیا ہے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶ اور فرماتے ہیں۔ "ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے" ایک غلطی کا ازالہ ✤

پھر فرماتے ہیں: "مسیح موعود کا نام احادیث میں نبی کر کے پکارا گیا ہے۔ مگر دوسرے تمام خلفاء کو یہ نام نہیں دیا گیا۔ تذکرۃ الشہادتین۔ پھر فرماتے ہیں۔ عیسیٰ نازل ہونیوالے کو حدیثوں میں نبی اللہ کہا گیا ہے۔ . . . . . اس لئے باوجود امتی ہونے کے وہ نبی بھی کہلائیگا۔ . . . براہین احمدیہ حصہ پنجم ✤ پھر فرماتے ہیں۔ "یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ و امامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی"۔ الوصیت ✤ پھر اپنے آخری خط بنام اخبار عام میں لکھا ہے "ان معنوں سے میں نبی بھی ہوں۔ اور امتی بھی تا کہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا۔ اور نبی بھی"۔

پھر بدر نمبر ۲۳۔ جلد ۲۔ مورخہ ۷۔ جون ۱۹۰۶ء میں ایک سائل کے اس سوال پر بھی کہ "اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون نبی ہوا ہے"؟ فرمایا۔ "یہ سوال مجھ پر نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے انھوں نے صرف ایک کا نام نبی رکھا ہے"۔ اب اسقدر حوالجات کے بعد پھر بھی کوئی اسی بات پر قائم رہے کہ آنیوالے مسیح کیلئے آنحضرت صلعم نے ہرگز نبی اللہ کا نام نہیں فرمایا۔ تو اس کی مرضی ہم تو اپنا حکم اور عدل بموجب فرمودہ خدا اور رسول کے حضرت مسیح موعود کو تسلیم کرتے ہیں

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ المزمل - بقیہ رکوع اول

(گذشتہ سے پیوستہ)

اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ	آسمان پھٹ جائیگا - یعنی چاروں طرف سے مصیبت آپڑے گی - ہر قسم کے عذاب کے دروازے کھل

جائیں گے ٭

كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ○	(۱) اللہ تعالےٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا (۲) عذاب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا - وعدہٗ

میں ہٗ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف بھی اور عذاب کی طرف بھی جا سکتی ہے ٭

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نصیحت کی بات ہے جو ہم نے تم کو سنادی ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف کی راہ اختیار کرے -

ایک لیکچرار کھڑا ہو کر کہہ سکتا ہے کہ میرے ایک ہاتھ میں شہد کا پیالہ ہے اور دوسرے میں زہر کا تم جس کو چاہو پی لو - لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام بڑی مہربانی کا ہوتا ہے - فرمایا کہ ہم نے تم کو عذاب بھی بتا دیا - اور خدا کا رستہ بھی - اب تمہاری مرضی پر ہے کہ اپنے رب کا رستہ اختیار کر لو - یہ نہیں فرمایا کہ اپنے رب کا رستہ اختیار کر لو یا دوسرا رستہ کیونکہ دوسرا جس کی مرضی ہے وہ کرے لیکن خدا اس کو بیان کرنا بھی نہیں چاہتا ٭

رکوع دوم

(۲۰ - مئی ۱۹۱۴ء)

اللہ تعالیٰ نے تہجد کی نماز کے متعلق کچھ قواعد بیان فرمائے ہیں - لیکن وہ قواعد ایسے رکھے ہیں کہ کسی کو تکلیف نہ ہو - ان کی خاص طور پر کوئی تعیین نہیں کی - مختلف نمازوں کے لئے مختلف اوقات مقرر ہیں - اور ان کی تعیین فرما دی ہوئی ہے - پھر انکی رکعتیں مقرر ہیں - لیکن تہجد کے لئے خاص طور پر کوئی شرائط نہیں ہیں - عشاء کے بعد انسان جس وقت سو کر اٹھے - بلا کسی وقت کی خصوصیت کے پڑھ سکتا ہے - آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتداء وقت سے لے کر پو پھٹنے تک مختلف اوقات میں تہجد پڑھی ہے صحابہ کا طریق عمل بھی یہی رہا ہے - انہوں نے بھی کوئی ایک وقت مقرر نہیں کیا بلکہ بعض صحابہ کا طریق عمل رہا ہے کہ اٹھے اور دو رکعت نماز تہجد پڑھ لی پھر لیٹ گئے پھر اٹھے اور دو رکعت پڑھ کر لیٹ گئے - حتےٰ کہ اسی طرح صبح کا وقت قریب آجاتا - بعض علماء بھی اس طرح کرتے رہے - اور کسی خاص وقت کے پابند نہ ہوئے - اسی طرح تہجد کی رکعتیں ہیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سے لے کر آٹھ تک پڑھی ہیں

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی دو رکعتیں بھی ہو سکتی ہیں - کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ تہجد کے لئے اٹھے - تو وقت تنگ تھا - آپ نے ایک رکعت بطور وتر پڑھ لی - لیکن پھر معلوم کر کے کہ ابھی وقت ہے ایک اور رکعت ملا کر اسے دو کر دیا جس سے معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے اگر انسان دو ہی رکعت پڑھ سکے تو وہ بھی جائز ہے - پس تہجد کے لئے نہ کسی وقت کی پابندی ہے اور نہ رکعتیں مقرر ہیں اور نہ قرآن پڑھنے کی خصوصیت ہے کہ اس قدر پڑھنا چاہیئے - اللہ نے عام فوائد بیان کرنے اور تہجد کی طرف متوجہ کرنے کے بعد کچھ خاص باتیں بھی بیان فرمائی ہیں ٭

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ	تیرا رب خوب جانتا ہے کہ تو رات کو دو تہائی کے قریب جاگتا ہے یا بعض دفعہ نصف رات جاگتا ہے یا بعض دفعہ رات کا ثلث جاگتا ہے اور تیرے ساتھ جو لوگ ہیں - انمیں سے بھی ایک گروہ جاگتا ہے - یہ کوئی ہرج کی بات نہیں ہے کہ کبھی تو دو تہائی کے قریب

جاگے یا نصف رات یا تہائی رات جاگے ٭

وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ	کیونکہ اللہ نے رات اور دن کے اندازے مقرر کئے ہوئے ہیں - ان کے ماتحت تو کبھی دو ثلث کبھی

نصف اور کبھی تہائی جاگتا ہے - کبھی دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور کبھی برابر اور کبھی راتیں بڑی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے اندازوں کے ماتحت ہیں ٭

اس آیت کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض لوگوں کو اس میں مشکل پڑی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے فرض تھا یعنی تہجد کی نماز فرض تھی پھر حکم اڑا دیا - اسلئے فرضیت بھی اڑ گئی اور یہی آیت نصفه او انقص منه قليلا اس کو منسوخ کرتی ہے - مجھے ایک بزرگ کا قول پڑھ کر بہت تعجب ہوا - میں انہیں بہت نیک اور بزرگ سمجھتا ہوں - وہ فرماتے ہیں کہ پہلے وہ حکم دیا گیا تھا جو ابتداء سورۃ میں بیان ہوا - اور پھر آخر میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا - اس میں یہ حکمت ہے کہ اگر پہلے ہی نرم حکم دیدیا جاتا تو لوگ احسان جتاتے کہ ہم خدا کے لئے یہ تکلیف اٹھاتے ہیں - پہلے سخت حکم دے کر اسے منسوخ کر دیا تا انسان یہ سمجھے کہ مجھ پر احسان ہوا ہے کہ مجھ سخت کی بجائے نرم حکم دیا گیا ہے اور یہ مجھ پر رحم ہے - لیکن یہ بہت کچی بات معلوم ہوتی ہے - اور اس تاویل کی ضرورت نہیں - اور یہ آیت بالکل صاف ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد کی حکمت بتائی ہے - اور فرمایا کہ یہ ہم جانتے ہیں کہ تم اور تمہارے ساتھ ایک گروہ مخلصین کا ہمارے حکم کے ماتحت عبادت میں مشغول ہو - اور تمہارا کبھی زیادہ جاگنا کبھی تھوڑا یہ بھی ہمارے ہی تعیّن

روز کے اندازے کے ماتحت ہے۔ اب ہم تم کو بتاتے ہیں کہ تہجد کا حکم ہم نے کیوں دیا ہے۔ اور اس وجہ کے بتانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے کہ اس سے مومنوں کے دل میں اور بھی جوش پیدا ہوگا۔ یہ وجہ اگلی آیت میں بیان فرمائی ہے۔ مگر اس حصۂ آیت سے ہم کو ایک اور بات معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگوں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کی پہلی آیت میں تہجد کی فرضیت کا حکم تھا وہ غلط ہے اور خود یہ آیت جسے پہلی کا ناسخ کہتے ہیں۔ ان کے اس عقیدہ کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ تو اور تیرے ساتھ مومنوں میں سے ایک جماعت تہجد پڑھتی ہے۔ اگر فرض ہوتی تو سب مومن پڑھتے اور جو نہ پڑھتے فرض کے ترک کی وجہ سے مومن کیونکر رہ سکتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ مومنوں میں سے ایک جماعت اس حکم پر عامل ہے اور چھوڑنے والوں پر کوئی ناراضگی کا اظہار نہ کرنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ سورۃ المزمل کی پہلی آیت بھی تہجد کو فرض قرار نہیں دیتی تھی۔ اور جب وہ فرض نہیں قرار دیتی تو یہ آیت اس کی ناسخ بھی نہ ہوئی۔

غرضیکہ تہجد کی نماز ترقیات مدارج کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک حکم تھا نہ کہ فرض جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اور وہ دین میں ترقی کرنا چاہیں اور قرب الٰہی کی راہیں تلاش کرنا چاہیں ان کے لئے تہجد نہایت ممد اور معاون ہے۔ چنانچہ اگلے حصے میں تہجد کی وجہ بیان فرمائی کہ:-

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ

اللہ نے جانا کہ تم کبھی بھی اس کا (یعنی خدا کا) احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ تمہاری طرف جھکا۔ بس جو کچھ بھی قرآن سے ہو سکے۔ نماز تہجد میں وہ پڑھا کرو یہ وجہ۔ جو اللہ تعالیٰ نے تہجد کی نماز کی بیان فرمائی ہے۔ یعنے چونکہ انسان اپنی عقل سے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ہم نے بعض ایسے اعمال بتا دئے ہیں جو ہم تک پہنچانے میں ممد ہوں اور تہجد بھی ان میں سے ایک ہے۔ جن قوموں نے خدا کو اپنی عقل سے سمجھنا چاہا ہے۔ انھوں نے نقصان ہی اُٹھائے ہیں۔ اور وہ گرتی ہی گئی ہیں۔ قرآن شریف جگہ جگہ ان کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنے تک پہنچنے کے لئے راستہ بتائے ورنہ عقل سے کوئی دریافت نہیں کر سکتا چونکہ عبادات بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اسلئے فرمایا کہ تم ہم تک پہنچنے کا راستہ دریافت نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم نے خود ہی مہربانی کی۔ عبادت کرنے سے روحانی قوےٰ تیز ہوتے ہیں اور یہ ایک سچا اصل ہے۔ کہ جتنا زیادہ کسی طاقت کا استعمال کیا جائے۔ اُتنا ہی زیادہ وہ اپنا ظہور کرتی ہے اور اگر اس کو بے کار چھوڑ دیا جائے۔ تو رفتہ رفتہ معطل ہو جاتی ہے۔ مثلاً جس آدمی کو پیدل چلنے کی مشق ہو وہ آسانی سے چل پھر سکتا ہے۔ لیکن جو بیٹھا رہے وہ ہرگز اس کی طرح چل نہیں سکتا۔ یہی حال رُوح کا ہے۔ اسی لئے اسلام نے کئی قسم کی عبادتیں رکھی ہیں۔ عبادت سے چونکہ انسان کا خدا تعالیٰ سے قرب ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ ہم نے سمجھ لیا تھا کہ تم ہمارا احاطہ عقل سے نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم خود تمہاری طرف آئے۔ اور کس ذریعے سے آئے؟ انہی عبادتوں کے ذریعہ سے۔ کیونکہ تم میں عبادتوں سے ایسی طاقتیں پیدا ہو جائینگی۔ کہ خود بخود تمہاری آنکھوں پر سے پردے اُٹھتے جائیں گے اور معرفت کے دروازے کھُل جائیں گے۔

عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ

جسم کی ظاہری تکالیف اور خوشیوں کا اثر رُوح پر ہوتا ہے۔ اور روح کی خوشی و رنج کا اثر جسم پر۔ عیش و آرام اور خوشیوں میں رہنے والے لوگ اکثر موٹے ہوتے ہیں لیکن جن کو غم وہم ہوتے ہیں۔ ان کے جسم دُبلے ہو جاتے ہیں۔ تو چونکہ جسم کی تکلیف کا اثر رُوح پر ہوتا ہے اسلئے بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک بیمار دُعا بھی نہیں کر سکتا اور اس کی طبیعت پر ایک بوجھ پڑ جاتا ہے اسلئے فرمایا کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ تم میں سے مریض بھی ہونگے۔ مسافر بھی ہونگے۔ مجاہد بھی ہونگے۔ اور ان حالات میں اگر ہم اس عبادت کی کوئی حد بندی کر دیں تو ان کو دقت ہوگی ... ... اس لئے ہم نے کوئی حد بندی نہیں کی بلکہ تم کو آزاد چھوڑ دیا ہے کہ جس قدر ہو سکے تم قرآن کریم پڑھ لیا کرو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت پر زیادہ زور دینا چاہیئے۔ صوفیاء نے بھی اسی پر زور دیا ہے۔

مَا تَيَسَّرَ کے دو معنے ہو سکتے ہیں (۱) حد سے حد جتنا زیادہ پڑھ سکو (۲) جتنا بھی پڑھ سکو۔ خواہ وہ کتنا ہی کم ہو۔ پس ما تیسر جو پہلی آیت میں آیا ہے۔ وہاں یہ معنے ہیں کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے پڑھو اور یہاں بیماروں اور مسافروں کا ذکر ہے اس لئے یہاں یہ معنے ہونگے کہ جتنا بھی ہو سکے پڑھ لیا کرو۔ خواہ کتنا ہی کم ہو۔

اِس آیت میں خدا تعالیٰ نے ایک عجیب ترتیب رکھی ہے کہ پہلے مریض کو رکھا۔ کیونکہ سب مجبوریوں سے زیادہ بیماری ہی عبادت میں حارج ہوتی ہے اور پھر کسی خاص انسان سے اس کا تعلق نہیں بلکہ ہر ایک انسان اس کے حملے کے نیچے ہے۔ چونکہ اس کا اثر زیادہ اور اس کا حملہ عام تھا اِسلئے منکم مرضیٰ سب سے پہلے فرمایا۔ پھر بہت لوگ تجارت کے لئے۔ سیر و سیاحت کے لئے اور دوسرے ضروری کاموں کے لئے سفر کرتے ہیں۔ لیکن انکی اتنی کثرت نہیں ہوتی۔ جتنی کہ بیماروں کی ہوتی ہے۔ اسلئے اٰخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ۔ اس کے بعد رکھا۔ جہاد کے لئے بہت تھوڑے لوگ نکلتے ہیں۔ اسلئے سب سے پیچھے اٰخرون یقاتلون فی سبیل اللہ کو رکھا۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ

فرمایا کہ ترقی کے اور بھی ذریعے ہیں تم نمازیں پڑھو اور مالی ٹیکس ادا کرتے رہو اور اسکے علاوہ صدقے بھی دیا کرو۔ کیونکہ روحانی ترقیات کے لئے صدقے دینا ضروری بات ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حج کے متعلق ہدایات

(از منشی فرزند علی صاحب ۔ فیروزپور)

چونکہ ایام حج قریب آرہے ہیں ۔ اس لئے میں اپنے ان تجربات کو جو مجھے گذشتہ سال کے سفر حج میں حاصل ہوئے الفضل کے ذریعہ شائع کرنا مناسب سمجھتا ہوں ۔ شائد اس سے دوستوں کو فائدہ ہو ۔

ہم نے جاتی دفعہ بجائے جدہ کے رستہ جانے کے ممالک مصر و شام کے رستے سے جانا پسند کیا ۔ کیونکہ اس رستے میں کئی ایک فائدے ہیں ۔ اول سفر نسبتاً بہت زیادہ آرام کے ساتھ طے ہوتا ہے ۔ دوم علاوہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے دوسرے مقدس و مشہور مقامات کی زیارت و سیر کا موقعہ ملتا ہے ۔ مثلاً بیت المقدس ۔ قاہرہ ۔ دمشق ۔ بیروت وغیرہ ۔ سوم وقت کم خرچ ہوتا ہے ۔ چنانچہ ہم قاہرہ ۔ بیت المقدس اور مدینہ منورہ ہوتے ہوئے حج سے فارغ ہوکر عین تین مہینے کے اندر واپس یہاں پہنچ گئے ۔ ہمارے ایک دوست جو ہم سے ۱۵ روز بعد بمبئی سے روانہ ہوئے ۔ وہ بیت المقدس ہوتے ہوئے ہمیں مدینہ طیبہ میں آملے ۔ اس طرح اگر وہ ہمارے ساتھ واپس آتے ۔ تو اڑھائی مہینے میں واپس ہندوستان میں پہنچ جاتے ۔ اس سفر کے متعلق حضرت آپ کے مشورہ کے ماتحت میں نے طامس کک کمپنی کو بمبئی میں لکھا ۔ کہ وہ ہمارے لئے تین چار ٹکٹ کسی ایسے جہاز میں خرید کرلیں ۔ جو بمبئی سے ۱۵ ستمبر کے قریب چلتا ہو ۔ یہ کمپنی قریباً تمام دنیا کے ہر ایک حصہ کے سفر میں مسافروں کو جہازوں ریلوں اور ہوٹلوں کے متعلق امداد دینے کا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے ان لوگوں کو جو ان کی معرفت اپنے جہاز و ریل کے ٹکٹ خریدیں ۔ بہت آرام ملتا ہے ۔ اس لئے کمپنی کو کمیشن مالکان جہاز و ریل سے ملتا ہے ۔ مسافر کے اوپر ان کی خدمات کے عوض میں کسی قسم کا بوجھ نہیں پڑتا ۔ درجہ اول و دوم کے مسافروں کی طرف تو طامس کک والے بہت ہی زیادہ توجہ مبذول کرتے ہیں ۔ مگر تیسرے درجے والوں کو بھی ان کی حسب حیثیت امداد دینے میں دریغ نہیں کرتے ۔ طامس کک نے میری درخواست کے جواب میں لکھا ۔ کہ جب آپ تاریخ روانگی کا تعین کرلیں ۔ تو ہمیں اطلاع دیں ۔ اور نصف قیمت ٹکٹوں کی پیشگی بھیجدیں ۔ انتظام ہوجائیگا ۔ جب ہماری روانگی کا وقت قریب آیا ۔ اور میں نے طامس کک سے دریافت کیا کہ کسقدر روپیہ بھیجا جاوے ۔ تو انھوں نے لکھا ۔ کہ یا تو ہمیں اس جہاز میں جگہ ملسکتی ہے ۔ جو ۲۷ ۔ اگست کو بمبئی سے روانہ ہوگا ۔ یا اس میں جو ۲۷ ستمبر کو چلیگا ۔ یہ دونوں جہاز ہمارے لئے موزون نہ تھے ۔ کیونکہ ۲۷ ۔ اگست کو چلنے سے بعد فراغت حج واپسی کے لئے تین ماہ کے اندر کافی وقت نہیں نکلتا تھا ۔ اور ۲۷ ۔ ستمبر کو روانہ ہونے سے (مجوزہ راستے سے) حج کے وقت تک مکہ معظمہ نہ پہنچنے کا اندیشہ تھا ۔ اسی تشویش میں ہم نے یہ بھی دریافت کیا ۔ کہ آیا کوئی جہاز کراچی سے چلتا ہو ۔ جو ہمیں بروقت پہنچا دے ۔ تو معلوم ہوا وہاں سے بھی کوئی ایسا جہاز نہیں ملسکتا ۔ ہم اسی شش و پنج میں تھے ۔ کہ ہمارے ایک دوست سید یوسف شاہ صاحب مالک شاہجہان محل ہوٹل بمبئی نے اطلاع دی ۔ کہ اطالوی کمپنی کا ایک جہاز ۸ ستمبر اور دوسرا ۱۷ ستمبر ۱۳ء کو سوئے پورٹ سعید روانہ ہوگا میرا رجحان طبیعت تو ۱۷ ستمبر والے جہاز کیطرف تھا ۔ مگر جناب والد صاحب بزرگوار نے پہلے جہاز کو پسند فرمایا ۔ اور ہم نے اسی کے ٹکٹ خرید لئے ۔ سید یوسف شاہ صاحب نے لکھا ۔ کہ ۶ ستمبر کو بمبئی پہنچ جاؤ ۔ مگر ہم ۵ ستمبر کو ہی پہنچ گئے ۔ اور شاہجہان محل ہوٹل میں جو سیتارام بلڈنگ میں واقع ہے ۔ اتر پڑے ۔ یہ ہوٹل بی ۔ بی ۔ سی ۔ آئی ریلوے کے چرچ گیٹ سٹیشن اور جی آئی پی کے وکٹوریہ ٹرمنس سٹیشن کے قریب ہے ۔ اس ہوٹل میں ہمیں بہت آرام ملا ۔ ہوٹل کی رہائش کی فیس ایک روپیہ یومیہ فیکس ہے اور خوراک ایک روپیہ آٹھ آنہ یومیہ فیکس ۔ بمبئی کے اخراجات کے لحاظ سے یہ فیس کی شرح زیادہ نہیں ۔ اس ہوٹل کے قریب ایک ہی نیا مسافرخانہ بنا ہوا ہے ۔ (جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا) جو نہایت فراخ ۔ مصفےٰ اور ہوادار ہے ۔ متوسط درجہ کے حجاج اس مسافرخانہ میں بہت آرام پا سکتے ہیں ۔

جس اطالوی جہاز میں ہم سوار ہوئے ۔ اس کا نام کاپری تھا ۔ یہ درحقیقت مال کا جہاز تھا ۔ مسافروں کے لئے اس میں صرف دو درجے تھے ۔ سیکنڈ اور تھرڈ ۔ ان کا کرایہ ۱۶۱ اور ۶۶ روپیہ تھا ۔ ہمیں تو ٹکٹ خریدتے وقت اس بات کا علم ہی نہ تھا ۔ کہ جہازوں کی بھی ایسی قسمیں ہوتی ہیں ۔ مال کا جہاز ہونے کی وجہ سے ہمارے جہاز کو بمبئی سے پورٹ سعید تک پہنچنے میں ۱۷ روز لگے ۔ حالانکہ اسی کمپنی کے سواری کے جہاز اس فاصلہ کو گیارہ دن میں طے کرلیتے ہیں ۔ جہاز میں جو اسباب مسافر لیجاسکتے ہیں اس کے وزن کی کوئی حد نہیں ۔ جو مسافر واقفیت رکھتے تھے ۔ انھوں نے مرغیاں خرید کر بمبئی سے ساتھ رکھ لیں ۔ انگیٹھی کوئلے اور آٹا بھی ساتھ رکھ لیا ۔ موٹا آٹا جو ہم لوگوں کے کھانے کے قابل ہو بمبئی سے نہیں مل سکتا ۔ وہاں عموماً میدہ بکتا ہے ۔ اگر میدہ پسند نہ ہو تو آٹا ساتھ لے لینا چاہیئے ۔ اس کے لئے بمبئی سے گیہوں خرید کر پسوا لینے چاہئیں ۔ پورٹ سعید اور دوسرے بندرگاہوں میں بھی ہم نے آٹے کی بہت تلاش کی ۔ مگر نہ ملسکا ۔ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ میں بھی پسوانے کا انتظام ہوسکتا ہے ۔

جہاز کے ٹکٹ تو ہم نے یہاں سے خرید ہی لئے تھے ۔ بمبئی پہنچ کر اپنے پاسپورٹوں پر ترکی قنصل سے فی پاسپورٹ تین روپے فیس دیکر دستخط کروالئے ۔ کیونکہ قواعد میں لکھا ہوا تھا ۔ کہ اگر ایسے دستخط نہ ہوں ۔ تو قلمرو ترکستان میں دو چند فیس لی جائیگی ۔ مگر تمام اثنائے سفر میں ہم سے نہ کسی جگہ پاسپورٹ طلب کیا گیا ۔ اور نہ ہمیں خود کہیں بھی اس کے دکھلانے کی ضرورت پیش آئی ۔ مگر پاسپورٹ یہاں ہندوستان سے لے ضرور جانا چاہئے ۔ یہ پاسپورٹ حجاج کو اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے مل سکتے ہیں ۔ مصر شام کے رستے جانے والے لوگ پاسپورٹ پر یہ الفاظ لکھوالیں ۔ کہ یہ حاجی مصر شام کے رستے حج کو جائیگا ۔

رستے میں ہمیں کسی جگہ قرانطینہ میں نہیں رہنا پڑا ۔ بمبئی میں جہاز پر سوار ہونے سے پیشتر ہمارا ڈاکٹری ملاحظہ ہوا ۔ سیکنڈ کلاس کے مسافروں کو جہاز کے عین قریب ڈاکٹر نے دیکھ لیا اور تھرڈ کلاس کے مسافروں کو بھپارے خانہ میں ۔ اور پھر تھرڈ کلاس والوں کے بسترے وغیرہ بھپارے میں سے گذارے گئے ۔ ڈاکٹری ملاحظہ بالکل سخت نہ تھا صرف پیٹ پر ہاتھ پھیر لیا گیا ۔ البتہ ایک شخص کو چڑھنے سے روک دیا گیا ۔ تین بجے سہ پہر ہم جہاز پر سوار ہوئے اور چار بجے لنگر اٹھایا گیا ۔ اور جہاز چلدیا ۔ میں جہاز کے روانہ ہونے وقت خوب آگے پیچھے چلتا پھرتا سیر دیکھتا رہا ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ۔ کہ رات کو مجھے قے ہونے لگ گئی ۔ اور تین روز تک سخت غنودگی کی حالت رہی ۔ اس کا علاج یہ ہے ۔ (باقی آئندہ)

دعوت الی الخیر

ولایت میں تبلیغ

چودھری صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدی ومولائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس ڈاک میں جو مجھے ۲۳ جون کو ملی ہے۔ حضور کیطرف سے کوئی خط نہیں ملا۔ اس موجودہ مکان میں جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ ٹھہرنے کا ارادہ ہے اور اس کا پتہ یہ ہے:۔

9. Haredale Road
Poplar walk
Herne Hill
London S. E.

تمام خط وکتابت اور ترسیل کتب اس پتہ پر ہونی چاہیئے۔ اس دفعہ کا الفضل بھی نہیں ملا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ووکنگ میں رہ گیا۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب سے ملاقات ہوئی تھی انکی معرفت چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کی کامیابی سے بہت خوشی ہوئی۔ میرا خیال ہے کہ امریکہ کے علاوہ آسٹریلیا میں بھی مشن بھیجنا چاہیئے۔ وہاں مسلمانوں کی ایک جماعت پہلے بھی موجود اور دو مساجد بھی موجود ہیں یہاں کی حالت عرض کرتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک خط لکھا تھا وہ چھپ چکا ہے۔ لیکن ابھی تک مجھے ملا نہیں۔ کل ایک ایڈیٹر کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا۔ لیکن جمعرات کے دن اسکے آدھے دن کی چھٹی ہوتی ہے۔ اس لئے امید نہیں کہ آج مجھے ڈاک کے وقت سے پہلے انکی طرف سے اخبار مل سکے۔ مجھے کل ہی معلوم ہوا کہ اخبار میں خط چھپ گیا ہے۔ جلسہ جس کے متعلق کارڈ شائع کیا تھا امن سے طے ہوگیا لیکن حاضرین کی تعداد بہت تھوڑی سی تھی۔ قریباً پندرہ کے قریب لوگ موجود تھے۔ اور یہی اس ملک کے بڑے مشکلات میں سے ہے کہ لوگ سننے کو تیار نہیں ہوتے۔ اب میرا خیال ہے کہ اور طرز اختیار کروں بجائے مختلف اشخاص کے نام کارڈ جاری کرنے کے انکو اشتہار دیدوں۔ پھر اللہ تعالیٰ جس کے دل میں چاہے تحریک کرے اور حاضر ہو جائے اور اسلامی طریقہ بھی یہی ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اسکے نزدیک کون لوگ مناسب اور اس کی باتکے اہل ہیں کان تک میری آواز پہنچے اور میرا خیال ہو کہ کارڈ کی نسبت زیادہ کامیابی ہوگی۔ مضمون کے متعلق میرا خیال ہے کہ صاف کر کے ریویو کے نام بھیجدوں۔ وہاں چھپ جائیگا۔ مجھے ریویو کی ہر ایک جلد کی ایک ایک کاپی ضرور پہنچ جانی چاہیئے۔

پیر منظور محمد صاحب کے رسالہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ میرا خیال ہے اس رسالہ کی بہت اشاعت ہونی چاہیئے۔ مجھکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوتی ہے اور میرا خیال ہو کہ خدا ترس لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا یہاں چند احمدی ہیں ان میں یہ رسالہ شائع کرونگا اور ووکنگ میں بھی بھیجدونگا۔ دعا کی سخت ضرورت ہے۔ آنکھوں کو اب ویسی تکلیف تو نہیں ہوتی۔ لیکن جب تک پورا آرام نہ ہو۔ کام کرنا نہایت مضر پڑتا ہے اس لئے اکثر حیران رہتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔ آیندہ لیکچر کے متعلق ہیڈنگز سوچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ حیرت انگیز ہیڈنگز ہوں اور پھر انکی اشاعت زور سے کیجائے تو چالیس پچاس کے قریب لوگ سننے کے لئے جمع ہو جائیں گے اس لئے دو مضامین یہ ہونگے۔

The Second Advent of Christ

Jesus in India

لیکن جب تک میری پاس ریویو نہ ہو۔ ایسے مضامین کے متعلق بہت مشکلات ہوتے ہیں۔ خاصکر موجودہ صحت کیصورت میں۔ اور ہر طرح سے خیریت ہے۔ احمدیوں کا جلسہ کرنے کا خیال ہے اس میں اور لوگوں کو بھی مدعو کیا جائیگا۔ ممکن ہے کہ بعض لوگ حاضر ہو جاویں اور بعض مضامین بھی پڑھ دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو مفید ہوں گے۔

والسلام۔ فتح محمد۔ ۲۶ جون ۱۴ء

مفتی صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کلکتہ ۔ ۱۸ جون ۱۴ء

رہبر صادق۔ حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ابن المہدی ایدکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ کل شام کو میرا لیکچر دیوالایا میں ہوا۔ اس کے متعلق کئی ایک روزانہ اخبارات میں پہلے سے نوٹس شائع ہو چکا تھا۔ مضمون کی سرخی نے لوگوں کو خصوصیت سے کھینچا۔ میں نے لیکچر کے واسطے کچھ نوٹ بھی طیار کئے تھے مگر اسی شام کو ایک جرمن لیڈی کی ملاقات میں اتنی دیر ہوگئی۔ کہ وہاں سے مجھے گاڑی میں سوار ہو کر سیدھا لیکچر گاہ کو جانا پڑا اور پھر بھی وقت مقررہ سے چند منٹ دیر میں پہنچا۔ سامعین بہت بے تابی سے انتظار میں تھے۔ جاتے ہی لیکچر شروع ہوا۔ اور بالکل زبانی۔ کلکتہ میں انگریزی میں یہ پہلا لیکچر تھا۔ حضور کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان میں روانی عطاء کی۔ حضرت خاتم النبیین افضل الرسل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور فضیلت کی بحث ایسے دلکش پیرایہ میں اٹھائی گئی اور بیان کیگئی کہ سامعین چیرز پر چیرز دینے لگے۔ اور پھر صداقت اسلام اور نبوت احمد علیہ السلام پر ہیئر ہیئر کے نعرے بلند ہوئے۔ سب کے چہروں پر سنجیدگی اور قبولیت کے آثار ظاہر تھے۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کا ذکر مجملاً کیا گیا اور بنگالہ کی پیشگوئی کا ذکر تفصیلاً۔ نبوت کے ذریعہ سے ہستی باریتعالیٰ کا ثبوت پیش کیا گیا۔ تبلیغ کے دو ہی طریق ہیں۔ خدا منوا کر نبی منوایا جائے یا نبی منوا کر خدا منوایا جائے انت منی وانا منک۔ نزدیکتر راہ خدا کو جلد منوانے کی یہی ہے کہ مامور وقت کے عجائب کاموں میں اللہ تعالیٰ کی تجلی دکھلائی جاوے بہر حال سامعین پر بہت نیک اثر ہوا۔ ایک بنگالی عالم نے کھڑے ہو کر بہت شکریہ کیا اور میری بڑی تعریف کی اس کو کیا دہراؤں خوشی کا مقام یہ ہے کہ اسنے اقرار کیا اور سامعین نے اس کی تائید کی کہ آج شام کے معزز لیکچرار نے جو کچھ فرمایا یہ سب حق وحکمت کی باتیں اور ان سے ہم نے بہت بڑی سبق کو حاصل کیا ہے سب کی خواہش اور اصرار سے اگلے بدھ کو پھر لیکچر مقرر ہوا۔

والسلام۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

تازہ خبار

وانکوور ۲۲ جولائی۔ گورنمنٹ کینیڈا نے ہندوستانی مسافروں کی واپسی کا کرایہ اور خوراک وغیرہ کے اخراجات اپنے ذمہ لے لئے ہیں اس پر انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ خارج البلد کرنے کی کارروائی میں حکام کی مزاحمت نہ کرینگے گورنمنٹ نے انہیں اسبارہ میں الٹی میٹم دیا تھا۔ بندرگاہ کے کنارہ پر دس ہزار آدمی تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے ... کہ سرکاری جہاد کے سپاہی کوگاٹا ماڑو پر چڑھ کر کیا کارروائی کرتے ہیں۔ مگر انہیں اس میں مایوسی ہوئی ۔

قضیہ ہوم رول۔ لندن ۲۱ جولائی۔ ملک معظم کی تقریر کے بعد ممبران کانفرنس نے امور متنازعہ پر مصالحانہ طریق سے بحث کی مگر راضی نامہ کی ہنوز کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ ٹائمز [illegible]ظراز ہے کہ اگر راضی نامہ نہ ہوسکا تو دیوان عام [illegible] کا مسودہ پاس کر [illegible] اور اسمیں سے چھ سال کی شرط اڑا دی جائے گی۔